سوال

(302)وارث کےلیے وصیت کرنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میرے والد نے فوت ہونے سے قبل میرے بڑے بھائی کےلیے وصیت کی کہ رہائشی مکان اسے دیا جائے اور باقی جائیداد تمام بھائی تقسیم کرلیں، کیا ایسا کرنا جائز ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

وصیت کے جائز ہونے کےلیے تین اصول حسب ذیل ہیں۔ 1 وصیت ایک تہائی سے زیادہ نہ ہو۔ 2 وصیت کسی ناجائز کام کےلیے نہ ہو۔ 3 وصیت کسی شرعی وارث کےلیے نہ ہو۔ صورت مسؤلہ میں چونکہ وصیت بڑے بیٹے کےلیے ہے جو مرحوم کا وارث ہے لہذا یہ وصیت جائز نہیں، یہ کالعدم ہے۔ اس سلسلہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

’’اللہ تعالیٰ نے ہر حق دار کو اس کا حق دے دیا ہے لہذا کسی وارث کےلیے وصیت کرنا جائز نہیں۔‘‘ [1]

اس قسم کی ناجائز وصیت پر عمل کرنا شرعاً درست نہیں بلکہ اس کی اصلاح کرنا ضروری ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ’’ہاں جو شخص وصیت کرنے والے کی طرف سے جانبداری یا کسی کی حق تلفی کا خطرہ محسوس کرے اور وہ اس کی اصلاح کردے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔‘‘ [2]ہمارے رجحان کے مطابق یہ وصیت ناجائز ہے اور اس پر عمل کرنا شرعاً درست نہیں۔ (واللہ اعلم)

---

[1]ابوداؤد، الوصایا: ۲۸۷۰۔

[2]البقرۃ: ۱۸۲۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث